© rasailojaraid.com

دار العلوم حقانیہ کے شب و روز

مولانا عبد القیوم حقانی

صدر پاکستان کی شیخ الحدیث سے ملاقات

۲۰ر مارچ۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور مولانا سمیع الحق قومی اسمبلی اور سینٹ کے افتتاحی اجلاس اور پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں شرکت کے لئے راولپنڈی روانہ ہوئے۔

۲۳ر مارچ۔ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب سے اجلاس کے ایام میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ جب کہ دیگر ارکان اسمبلی سے گروپوں کی صورت میں ایوان صدر میں ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ حضرت مدظلہ نہیں جا سکے تھے۔ تو خود صدر پاکستان کو از راہ علم پروری احساس ہوا کہ حضرت کے پاس جایا جائے۔ چنانچہ شدید مصروفیات کے باوجود کئی بار خود چل کر آنے کی خواہش کا اظہار کیا اور ملٹری سیکرٹری سے وقت نکالنے کا کہتے رہے۔ ۲۳ر مارچ جو سرکاری تقریبات پریڈ مارچ، تمغۂ انعامات کی تقسیم اور ایوان صدر میں رات گئے تک ارکان پارلیمنٹ کو ضیافت اور شام کی نشست میں پارلیمنٹ سے خطاب کے شدید مصروفیات کا دن تھا گذر را تو رات پونے گیارہ بجے صدر محترم نے گورنمنٹ ہاسٹل میں آ کر حضرت مدظلہ سے ان کے کمرہ ۸۸ میں ملاقات کی۔ اور نہایت عجز و انکساری سے حضرت کی چارپائی پر ان کے ساتھ پائنتی بیٹھ کر نہایت عقیدت و محبت کا اظہار فرماتے رہے۔ یہ ملاقات جس میں مولانا سمیع الحق بھی موجود تھے تقریباً چالیس منٹ جاری رہی۔ اور متعدد دینی، علمی اور قومی و ملّی مسائل زیر بحث آئے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے صدر پاکستان کو اسلامی نظام کے قیام کے سلسلہ میں ان کی عظیم ذمہ داریوں پر توجہ دلائی۔ اور دینی اقدامات میں ہر طرح تعاون اور دعاؤں کا یقین دلایا۔ اسلامی نظام کے سلسلہ میں وعدوں اور اقدامات کی جلد تکمیل پر حکیمانہ انداز میں زور دیا۔ دوران گفتگو قادیانیت، سودی نظام کے خاتمہ۔ اسلامی یونیورسٹی آرڈی ننس سے دینی مدارس بورڈ کا حصہ حذف کر دینے اور محمد اسلم قریشی کے قتل کی تفتیش کرنے والی ٹیم کا محاسبہ کرنے کا ذکر بھی ہوا۔

صدر پاکستان کی شیخ الحدیث مدظلہ سے یہ پہلی مفصّل ملاقات تھی۔ دوسرے دن ریڈیو نے بے خبری سے یہ خبر نشر کی کہ صدر صاحب مولانا کی علالت کی وجہ سے عیادت کے لئے گئے تھے۔ جس سے تشویش پھیل گئی جب کہ صدر پاکستان نے محض ملاقات اور علم کی قدر افزائی کی وجہ سے خود حضرت کی قیام گاہ پر آ نا

© rasailojaraid.com